سوال

(641)مومن اور نفسیاتی امراض

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مومن نفسیاتی طور پر بیمار ہوسکتا ہے ؟ شریعت میں اس کا کیا علاج ہے ، جدید طب میں تو نفسیاتی امراض کا صرف دواؤں ہی سے علاج کیا جاسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں قطعا کوئی شک نہیں کہ انسان مستقبل کے فکر یا ماضی کے غم کی وجہ سے نفسیاتی امراض میں بتلا ہوسکتا ہے اور نفسیاتی امراض جسم پر جسمانی امراض سے بھی زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں ۔ ان امراض کا شرعی امور ۔ ۔ ۔ یعنی دم ۔ ۔ ۔ ۔ سے علاج ، دواؤں سے علاج کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے جیسا کہ مشہور ہے ۔ ان بیماریوں کے علاج کے سلسلے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث میں ہے کہ جس مومن کو کوئی پریشانی یا غم وفکر لاحق ہو اور وہ یہ دعا پڑھ لے تو اللہ تعالی اس کے غم و فکر کو نہ صرف دور فرما دیتا ہے بلکہ اسے خوشی اور مسرت سے بدل دیتا ہے ۔ دعا یہ ہے :

اللَّهمَّ إِنِّي عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ ابْنُ أَمَتِکَ ، نَاصِیَتِي بِیَدِکَ ، مَاضٍ فِيَّ حُکْمُکَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُکَ ، أَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَلَکَ ، سَمَّیْتَ بِهِ نَفْسَکَ ، أَوْأَنْزَلْتَهُ فِي کِتَابِکَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیعَ قَلْبِي ، وَنُورَ صَدْرِي ، وَجَلَاءَ حُزْنِي ، وَذَهَابَ هَمِّي ، (مسند احمد 1/352، 391)

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں ، تیرے بندے کا بیٹا ہوں ، تیری بندی کا بیٹا ہوں ۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے ۔ تیرا حکم میرے حق میں نافذ ہے ۔ تیرا فیصلہ میرے بارے میں مبنی بر عدل و انصاف ہے ۔ میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ جو تیرا نام ہے ، تو نے خود اسے اپنے نام کے طور پر رکھا گیا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ، یا تو نے اسے غیب میں اپنے ہی پاس رکھا ، میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار ، میرے سینے کا نور ، میرے غم کا مداوا اور میرے فکر و غم کو دور کرنے کا سبب بنا دے ۔''

یہ دعا در حقیقت شرعی دواء ہے ۔ اسی طرح انسان کو یہ دعا بھی پڑھتے رہنا چاہیے :

لاإِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ٨٧ ... سورة الانبياء

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں ، تو پاک ہے (اور) بے شک میں قصوروار ہوں ۔''

تفصیل کےلیے ان کتب کا مطالعہ فرمائیں، جو علماء نے اوراد و وظائف کے موضوع پر لکھی ہیں، مثلاامام ابن قیم رحمہ اللہ علیہ کی کتاب ''الوابل الصیب''شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ کی ''الکلم الطیب'' اورامام نووی رحمہ اللہ علیہ کی ''الاذکار'' نیزامام ابن قیم رحمہ اللہ علیہ کی کتاب ''زادالمعاد'' کا مطالعہ فرمائیں۔

جب ایمان کمزور ہوگیا تو شرعی دواؤں کےلیے نفس کا قبول کرنا بھی کمزور ہوگیا اوراب لوگوں نے شرعی دواؤں کی بجائے مادی دواؤں پر زیادہ اعتماد کرنا شروع کردیا ہے۔یا یوں کہہ لیجئے کہ جب ایمان قوی تھا تو تو شرعی دوائیں مکمل طور پر مؤثر تھیں بلکہ ان کی تاثیر مادی دواؤں سے زیادہ تیز تھی۔ہم سب کو اس شخص کا قصہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے،جسے نبی اکرم ﷺ نے ایک سریہ کے ساتھ بھیجا تھا،یہ لوگ ایک عرب قوم کے پاس فروکش ہوئے مگرانہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی تو اللہ تعالی کا کرنا یہ ہوا کہ ان کے سربراہ کو ایک سانپ نے ڈس لیا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ، جنھوں نے یہاآکر ڈیرا ڈالا ہے، شاید ان میں دم کرنے والا ہو مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ہم تو تمہارے سربراہ کو اس وقت تک دم نہ کریں گے، جب تک ہمیں اتنی بکریاں نہ دے دو۔انہوں نے کہا ہمیں منظور ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے ایک شخص گیا اوراس نے اسے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کرُدم کیا،جسے سانپ نے ڈسا تھا، تو یہ شخص فوراًاس طرح تندرست ہوگیا گویا سے بندھی رسی سے کھول دیا گیا ہو۔اس شخص پر سورۃ فاتحہ کی قراءت اس لیے اثرانداز ہوئی کہ اسے ایک ایسے شخص نے پڑھا تھا، جس کا دل ایمان سے لبریز تھا،جب یہ لوگ مدینہ میں واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا :

((ومایدریک انہارقیۃ؟)) (صحیح البخاری، الاجارۃ، باب مایعطی فی الرقیۃ علی احیاء العرب بفاتحۃ الکتاب، ح: 2276 وصحیح مسلم، السلام، باب جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیۃ بالقرآن والاذکار، ح: 2201)

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سورت دم ہے؟''

لیکن ہمارے زمانے میں دین اور ایمان کمزور ہوگیا ہے۔لوگوں نے مادی اور ظاہری امور پر انحصار کرنا شروع کردیا ہے، جس کی وجہ سے وہ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہوگئے ہیں اورانکےلیے کچھ شعبدہ باز قسم کے لوگ ظاہر ہوگئے ہیں، جو لوگوں کو عقلوں اور عقائد کے ساتھ کھیل رہے ہیں اوراس بات کے دعوے دار ہیں کہ وہ بڑے متقی اور پرہیز گار لوگ ہیں، لیکن یہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھانے والے ہیں اور لوگوں نے اب دو انتہائی متضاد موقف اختیار کرلیے ہیں، کچھ لوگ تو قرآن پڑھ کر دم کرنے کا مطلقاکوئی اثر نہیں سمجھتے اورکچھ لوگ جھوٹے منتر جنتر پڑھ کر لوگوں کو بے وقوف بنارہے ہیں اورلوگ ان کے فریب جال میں پھنس رہے ہیں البتہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں، جنھوں نے معتدل طرز عمل کو اختیار کررکھا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص487

محدث فتویٰ